السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد میں فوت ہونے والے کے علاوہ اعلان کرنا مثلاً کسی کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو یا کسی بندے کو بلانا ہو وغیرہ جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو معسکرات میں مسجد میں یہ اعلان کیوں کئے جاتے ہیں کہ فلاں کلاس کا فلاں گروپ اس بستی میں چلا جائے اس کی شرعی دلیل دیں۔ (ابو عبدالرحمن سیاف، شیخوپورہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مساجد میں جن اعلانات سے روکا گیا ہے ان میں گمشدہ چیز کا اعلان ہے جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ اسے کہہ دے اللہ تعالی تیری چیز تجھ پر نہ لوٹائے کیونکہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں۔" (صحیح مسلم، کتاب المساجد: 568"

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جب تم کسی آدمی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو اسے کہہ دو اللہ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔" (ترمذی 1321"

(جنازے کے اعلان کو مستثنیٰ کرنے کی بھی کوئی دلیل نہیں ملاحظہ ہو۔ (اصلاح المساجد ص 160

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں گمشدہ چیز کا اعلان اور اشیاء کی خرید و فروخت منع ہے۔ ایسا کام کرنے والے کے لئے بددعا کی گئی ہے جبکہ مساجد میں مختلف دینی امور کی تقسیم کے لئے افراد کی ذمہ داریاں تقسیم کرنا منع نہیں ہے۔ معسکرات میں جو مساجد میں ذمہ داریاں بانٹ دی جاتی ہیں جیسے پہرے کے لئے بھیجنا، کھانا تقسیم کرنا، سونے کے لئے کہہ دینا تو ایسے امور کی ممانعت میں کوئی دلیل مجھے معلوم نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امور کے فیصلے مسجد میں ہی کیا کرتے تھے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیم دین

کتاب المساجد، صفحہ: 207

محدث فتویٰ